Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳

سہ ماہی ۷

ماہوار ۲½

قیمت ۱ر

چہار شنبہ

۲ شعبان سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۹ ہجرت ۱۳۳۰ ھش | ۹ مئی سنہ ۱۹۵۱ | نمبر ۱۰۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامدِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سو خدا کی راہ میں سب سے اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔ ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ اُن کے لئے جاگتے ہیں۔ اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ اُن کے لئے روتے ہیں۔ اور دنیا کی رہائی کیلئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ رمئی (بذریعہ تار) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اب بخار سے تو افاقہ ہے لیکن کمزوری اور سر درد ابھی تک ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

شیخ مبارک احمد کا عزم شام

ربوہ ۸ رمئی (بذریعہ تار) وکالت تبشیر کی ایک اطلاع کے مطابق شیخ مبارک احمد صاحب واقف زندگی کل بغرض تعلیم شام کیلئے روانہ ہوں گے۔ احباب اپنے اس بھائی کیلئے بخیر و خوبی سفر طے کرنے کی دعا فرمائیں۔

احراریوں کی اشتعال انگیزی کا شاخسانہ

لائل پور میں ایک بے بس احمدی پر قاتلانہ حملہ

لائل پور ۸ رمئی - کل یہاں نماز مغرب کے وقت احراریوں نے قانون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کارخانہ بازار کے ایک احمدی فضل دین پر قاتلانہ حملہ کیا - یہ حملہ احراریوں کے اس جلسہ عام میں دیئے ہوئے چیلنج کے مطابق متوقع تھا جو یہاں ۲۰ اپریل کو منعقد ہوا - اور جس میں عطاء اللہ شاہ بخاری اور غلام نبی جانباز نے احمدیوں کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں - اور جس میں یہ چیلنج دیا گیا تھا - کہ اگر کارخانہ بازار کے احمدی دوکاندار فضل دین کو اس کی موجودہ جگہ سے نہ اٹھایا گیا - تو ہم خود اُسے اٹھا دیں گے۔

احراریوں کے اس شر سے بچنے کی خاطر فضل دین احمدی نے خود ہی اس جگہ دوکان لگانا چھوڑ دیا تھا - اور اسی بازار میں ایک دوسرے احمدی دوکاندار کی دوکان کے سامنے بیٹھ کر دوکانداری شروع کر دیا تھا - لیکن آج نماز مغرب کے وقت جب فضل دین اپنا سامان اٹھا رہا تھا - تو چند احراری کارکنوں نے آ کر اسے گالیاں دینا شروع کر دیں - اور یونہی خواہ مخواہ ہنگامہ آرائی کر کے بہت سا ہجوم کر لیا - اس کے بعد احراری اپنے ہمراہیوں سمیت اس بے بس احمدی پر پل پڑے - اُسے گرا کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا - اس کی داڑھی نوچی اور بے عزت کیا - اتنے میں اطلاع ملنے پر چوکی ریل بازار کے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر چند سپاہیوں سمیت موقع پر پہنچ گئے - اور فضل دین کو حملہ آوروں سے بچا لیا - اے - ایس - آئی صاحب بروقت موقع واردات پر نہ پہنچ جاتے - تو حملہ آور یقیناً فضل دین مذکور کو جان سے مار دیتے (نامہ نگار)

اس متوقع حملے کے پس منظر کے طور پر اس چیلنج کا نقل کرنا بھی بے محل نہ ہوگا - جو ۲۲ اپریل کے روزنامہ "اعلان" لائل پور میں شائع ہو چکا ہے - الفاظ قابل غور ہیں - غلام نبی جانباز نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا،

"کارخانہ گول بازار میں فضل دین - فقیر محمد کارخانہ گول بازار میں جا دونوں کی دوکان پر کھلم کھلا مرزائیت کی تبلیغ ہو رہی ہے - جس سے لوگ تنگ آ گئے ہیں - لہٰذا میں مقامی حکام کو چیلنج کرتا ہوں - کہ وہ ان مرزائیوں کو صبح دس بجے تک وہاں سے اٹھا دیں - ورنہ ہم ان کا خود انتظام کر لیں گے"

یہ امر قابل غور ہے - کہ فضل دین احمدی کے وہاں سے دوکان کرنے کو چھوڑ دینے کا اعتراف خود احراریوں کے ترجمان اعلان نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ اپریل میں کیا ہے - لیکن افسوس کہ احراریوں کی آتش تعصب اس پر بھی ٹھنڈی نہ ہوئی - اور وہ کل اُسے تنہا اور بے بس پا کر اس پر پل پڑے - حالانکہ اعلان کے ۲۴ اپریل کے پرچہ میں "مرزائیت کا اڈہ اٹھ گیا" کے عنوان سے حسب ذیل خبر شائع ہو چکی ہے۔

"لائل پور ۲۲ اپریل - مجلس احرار کے جلسہ میں جانباز مرزا نے جو اعلان کیا تھا - اس کے بعد لائل پور پولیس نے کارخانہ بازار سے مرزائیت کا اڈہ اٹھا دیا ہے - عامۃ المسلمین پولیس کے اس بروقت اقدام سے مطمئن ہیں......"

ممدوٹ کو شفیع کا جواب

لاہور ۸ رمئی - پنجاب اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اسمبلی کے اجلاس کو غیر معین عرصے کے لئے ملتوی کر دینے پر اعتراض کیا ہے - خاص کر جب کہ یہ اجلاس دو دن کے لئے منعقد ہوا تھا - اور حزب مخالف نے تین التوا کی تحریکیں پیش کر رکھی تھیں - لیکن پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری میاں محمد شفیع نے ایک بیان میں اسے بعد از وقت واویلا قرار دیتے ہوئے کہا ہے - کہ کل جس وقت اجلاس کے التوا کے لئے ایوان کے لیڈر نے تحریک کی تھی - اُس وقت خان ممدوٹ چپ رہے - اور اُنہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

کراچی ۸ رمئی - سیلون کا ایک تجارتی وفد حکومت پاکستان سے معاہدہ کی بابت جیت کے لئے کل یہاں پہنچ رہا ہے - اس وفد کے لیڈر سیلون کے وزیر تجارت ہوں گے۔

ایکوے ڈور میں شدید زلزلہ

ہزارہا افراد ہلاک ہو گئے

واشنگٹن ۸ رمئی - وسطی امریکہ کی ریاست ایکوے ڈور میں شدید زلزلہ آنے کی وجہ سے ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے - اور ہزارہا آدمی بے خانماں ہو گئے - چکوتہ نامی شہر جس کی آبادی بیس پچیس ہزار کے لگ بھگ تھی بالکل نیست و نابود ہو گیا ہے - ملبے کے نیچے سے ابھی تک صرف ایک ہزار لاشیں نکالی جا سکی ہیں زلزلے کا دوسرا نشانہ سٹیری نیکا نامی شہر بنا ہے - اُس کی آبادی بھی بیس پچیس ہزار سے کم نہ تھی - یہاں بھی بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے - شہر بھر میں لوٹ مار کے روک تھام کے لئے مارشل لاء لگا دیا گیا ہے - اور دوسرے ہنگامی قوانین بھی نافذ کر دیئے گئے ہیں - تاکہ بے خانماں لوگوں کو دوبارہ آباد کیا جا سکے۔

حکومت افغانستان سے شدید احتجاج

کراچی ۸ رمئی - حکومت پاکستان نے افغانستان سے نہایت سخت الفاظ میں احتجاج کیا ہے - یہ احتجاج گذشتہ ہفتہ میں اپنی نوعیت کا تیسرا احتجاج ہے - اور یہ افغانی سپاہیوں کے اس حملے کے سلسلہ میں کیا گیا ہے - جو گذشتہ اتوار کو چمن سے ۵۰ میل مغرب میں بلوچستان کی سرحد پر کیا گیا - اس احتجاج میں کہا گیا ہے کہ حملہ آور جن پاکستانی افراد کو ساتھ لے گئے ہیں - انہیں جلد واپس کیا جائے - اور اس ناجائز اقدام کے لئے حکومت پاکستان سے معافی مانگی جائے۔

بمبئی ۸ رمئی - کل آدھی رات کے قریب ناگپاڑہ میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ بھڑک اٹھی - دو آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے - فساد زدہ علاقہ میں چھ گھنٹہ کا کرفیو لگا دیا گیا - اب تک ۶۹ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے

لاہور ۸ رمئی - حکومت پنجاب نے دو ہزار دیہات کو پانی مہیا کرنے کیلئے ایک سکیم تیار کی ہے - جس پر ایک کروڑ ۲۳

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور

۹ مئی ۱۹۵۱ء

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

۳ مئی ۱۹۵۱ء کے الفضل میں ہم نے "فرقہ وارانہ رجحانات" کے زیر عنوان مقالہ افتتاحیہ شائع کیا تھا جو زیادہ تر ایک اشتہار کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ جو راولپنڈی کے ایک شیعہ دوست نے "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" کے اجلاس کے موقعہ پر شائع کیا ہے اس اشتہار میں اخبارات کے حوالے دے کر مولانا حافظ کفایت حسین صاحب سے سوالات کئے گئے ہیں۔ اور اس حقیقت کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح نارووال میں پچھلے سال جو شیعہ سنی تصادم ہوا تھا اس کی تمام تر ذمہ واری احراری عنصر پر ہے۔ یعنی ایک طرف تو احراری نارووال میں ذوالجناح کو رد کرنے کی شرارت کر رہے تھے تو دوسری طرف صدر جمعیت احرار ماسٹر تاج الدین حافظ کفایت حسین صاحب کو مشیر اعلیٰ حکومت پاکستان کے پاس لئے لئے پھرتے تھے۔ اور اس طرح لگائی بجھائی کا پارٹ ادا کرتے رہے۔ اس کے علاوہ اشتہار مذکورہ بالا میں احراریوں کی شیعہ سنی تصادم پیدا کرنے کے لئے مزید حرکات شنیعہ کا بھی ذکر ہے۔ الغرض اس اشتہار کو پڑھنے سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ احراری ٹولہ جس طرح احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی طرح شیعوں کے خلاف بھی کر رہا ہے۔ اور شیعوں کے بارے میں اس نے نہائت ہی باریک چال یہ چلی ہے کہ شیعوں ہی میں سے ایک عالم کو اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور اس کے ذریعہ شیعوں کے درمیان باہمی پھوٹ ڈلوا رکھی ہے۔ اور اس طرح شیعوں کو باہم لڑوا کر اندرونی طور پر کمزور کیا جا رہا ہے۔

یہی نہیں بلکہ شیعوں کے اس فریق کو یہاں تک ورغلا رکھا ہے کہ اس نے حکومت سے تحفظ حقوق شیعہ کا مطالبہ شروع کر دیا ہے اور وہ اپنے آپ کو پاکستان میں ایک اقلیت کہہ رہے ہیں۔ اگرچہ سب سے بڑی اقلیت ہی سہی۔ مگر بہرحال ان کا مطالبہ یہی ہے کہ چونکہ شیعہ پاکستان میں اقلیت ہیں۔ اس لئے ان کے علیحدہ حقوق متعین ہونے چاہئیں

ظاہر ہے کہ یہ رجحان پاکستان کی سالمیت کے لئے نہائت خطرناک ہے ہم نے مقالہ مذکورہ بالا میں اور اس سے پہلے ایک اور مقالہ میں بھی عرض کیا تھا۔ کہ کسی فرقہ کے نام پر علیحدہ سیاسی حقوق طلب کرنا صحیح نہیں ہے۔ پاکستان تمام فرقوں کی متحدہ کوشش سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اور اس کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ ایسا کوئی سوال جو فرقہ وارانہ حقوق کی بناء پر ہو پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر وہ فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے سیاسی لحاظ سے تمام دوسرے فرقوں کے ساتھ یکساں حقوق رکھتا ہے۔ اعتقادی طور پر خواہ ایک فرقہ دوسرے کو کافر ملحد ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔ مگر سیاسی طور پر سب مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور ان کے سیاسی حقوق میں کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیئے۔

ہم نے اس مقالہ کے آخر میں سہ روزہ "نئیں" لاہور سے ایک اقتباس بھی درج کیا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرقہ برابری کی حیثیت سے اپنے اپنے عقائد اور خصوصیات کی روشنی میں آزادانہ زندگی بسر کر سکے۔ ایک دوسرے کے معتقدات کا احترام واجب سمجھے۔ اسلام کا نام لے کر کوئی فرقہ دوسرے فرقہ پر غالب آنے کی کوشش نہ کرے۔ مذہبی عقائد کو ہاتھوں کے شمار کی اکثریت سے بدلنے کی جدوجہد نہ کی جائے۔ اور مختصر یہ کہ قوم اور اسلام کے خوشنما الفاظ سے کسی ایک فرقہ کو فائدہ پہونچانے کی کوشش نہ کی جائے۔ وغیرہ وغیرہ

ہم نے اس جذبہ کی تعریف کی تھی اور شیعوں کو یہی مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اقلیت نہ سمجھیں وہ ملک کے اسی طرح مالک ہیں جس طرح دوسرے فرقے انہوں نے پاکستان کے حصول کے لئے ویسی ہی قربانیاں کی ہیں۔ جیسی کہ دوسروں نے کی ہیں۔ ہم نے صاف صاف لکھا تھا کہ جو وہ عناصر پاکستان میں فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ احراری اور مودودی صاحب کی جماعت ہے اور شیعوں سے عرض کیا تھا کہ اس کا علاج یہ نہیں ہے۔ کہ وہ تحفظ حقوق کا مطالبہ کریں کیونکہ ملک میں فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنے والے عناصر تو یہی چاہتے ہیں جداگانہ حقوق طلبی تو انہی عناصر کی تائید ہوگی۔ بلکہ اس کا صحیح علاج وہی ہے جو قائداعظم نے کیا تھا۔ یعنی تمام فرقہ وارانہ باتوں کو سیاسی ماحول سے خارج کر دیا تھا۔ شیعہ سنی۔ حنفی اہلحدیث احمدی غیر احمدی کا تفرقہ مٹا دیا تھا۔ اور اسی کی برکت ہے کہ پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اور اسی سے آئندہ پاکستان کی ترقی وابستہ ہے۔

ظاہر ہے کہ ہمارے مقالہ میں اتفاق و اتحاد کی تلقین تھی۔ اور ہم نہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ شیعہ سنی سوال ہی یہاں پیدا نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ شیعوں کے دونوں فریق بھی متحد و متفق رہیں۔ اور جو تحفظ حقوق کی بناء پر دو پارٹیاں ان کی بن گئی ہیں۔ وہ قائم نہ رہیں بلکہ سیاسی لحاظ سے سب متفق و متحد ہو کر پاکستان کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔

کوئی شخص بھی جو ہمارا مذکورہ بالا مقالہ پڑھے گا اس سے یہی نتیجہ نکالے گا کہ ہم پاکستان میں کسی طرح کی فرقہ وارانہ سیاسی کشمکش نہیں چاہتے اور یہ جو دشمنان پاکستان جن میں سے احراری پیش پیش ہیں فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے ملک کا امن برباد کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے شنیع ارادوں میں ناکام ہوں۔ اور پاکستانی مسلمان سیاسی طور پر ایک قوم بن کر رہیں۔ مذہبی اعتقادات ملک و قوم کی ترقی میں حائل نہ ہوں

احمدیہ جماعت کی یہ کوشش آج سے نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے شروع ہی سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور آپ نے کئی اہم مواقع پر اس سوال کو مسلمان اکابر کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی سعی پیہم کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قوم کے اکابر نے اس کی اہمیت کو محسوس کر کے اس پر عمل کیا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان جیسی عظیم حکومت مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔ ہم حضور ایدہ اللہ کے لیکچر شملہ سے جو آپ نے ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں فرمایا ایک اقتباس یہاں درج کرتے ہیں۔

"اس نکتہ کو سمجھ لو اگر تم باوجود اختلاف کے اتحاد کرو گے تو کیوں رحمت نہ ہوگی؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہو؟ میں کہتا ہوں یہ اعتراض غلط ہے۔ ایک شیعہ اگر منار پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے یا کوئی اور دوسرے کو کافر کہے تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ . . . .

میں نے مسلمانوں کو بارہا اتحاد اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراض مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے۔ ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کر لیں میں نے مسلمانوں کی جو سیاسی تعریف کی ہے اسے تمام دوسرے لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ پھر مسلمانوں پر تعجب ہوگا اگر وہ اس حقیقت پر غور نہ کریں۔

میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور قومی انعام اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔" (لیکچر شملہ صفحہ ۲۸-۲۹)

یہ ہے ہماری اپوزیشن ہم دل سے چاہتے ہیں کہ سیاسی امور میں شیعہ سنی۔ حنفی۔ اہلحدیث احمدی غیر احمدی کا سوال بالکل نہ رہے۔ خواہ اعتقادی طور پر باہم کتنا بھی اختلاف ہو ہمارے مقالہ مذکورہ بالا کا یہی مطلب تھا۔ اس میں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جو شیعہ سنی جھگڑے کو مٹانے والا نہ ہو۔ لیکن چونکہ اس مقالہ میں احراریوں کی شرارتوں کو واشگاف کیا گیا تھا۔ اور وہ بھی شیعوں کی زبانی کہ احراری نہ صرف احمدی غیر احمدی سوال پیدا کر رہے ہیں۔ بلکہ شیعہ سنی اور حنفی وہابی سوال بھی پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس سے ان کی غرض ملک میں بدامنی پھیلانا ہے۔ اس حقیقت کو آشکارا ہوتے دیکھ کر "آزاد" احراریوں کا ترجمان نہائت ڈھٹائی سے الٹا ہم پر الزام لگا رہا ہے کہ ہم شیعہ سنی سوال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"۳ مئی کے اداریہ میں الفضل نے حضرت علامہ کفایت حسین صاحب کے خلاف اس قسم کے گمراہ کن اقتباسات شائع کئے ہیں۔ اور اس ترکیب سے شیعوں کو آپس میں اور پھر اس کے بعد شیعہ سنیوں کی چپقلش کرانے کا منصوبہ باندھا ہے۔ جس سے ملک میں فتنہ و فساد کی آگ پھیل جائے وغیرہ وغیرہ"

(آزاد ۷ مئی ۱۹۵۱ء)

اب اس سے بڑھ کر کیا دیدہ دلیری ہو سکتی ہے کہ ہم تو شیعہ سنی اتحاد کے لئے مقالہ لکھتے ہیں اور شیعوں کو شرارت کرنے والے احراریوں کی نشاندہی خود ان کے حوالوں ہی سے کرا رہے ہیں اور "آزاد" اس خیال سے کہ مسلمان "الفضل" کہاں پڑھتے ہوں گے الٹا الفضل پر نفاق انگیزی کا الزام لگا رہا ہے۔ مسلمان اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹ بولنے میں کس حد تک جا سکتے ہیں۔ باقی "آزاد" نے جو "شیریں سخنی" کا نمونہ دکھایا ہے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے :

فریضۂ زکوٰۃ — اور — اس کی اہمیت

(از جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ احمدیہ)

ہمارے احباب جماعت احمدیہ سے مخفی نہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم رمضان کے روزے اور پانچویں بیت اللہ کا حج۔ پس جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہے وہ اگر اسے ادا نہیں کرتا تو اس کے ایمان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ اور جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑتا ہے۔ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور جس طرح تارک صلوٰۃ اللہ تعالےٰ کے حضور قابل مواخذہ ہے اسی طرح تارک زکوٰۃ کے لئے بھی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں سخت وعید آئی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ؕ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ہ (پ ۱۰ - ع ۱)

(ترجمہ) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے خدا کی راہ میں اس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دو۔ جس دن کہ اس سونے اور چاندی کے جمع کرنے کے باعث) جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (پھر کہا جائے گا) کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو۔

حدیث نبوی میں یوں مذکور ہے:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اٰتاہ اللہ مالاً فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول لہ انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الاٰیۃ۔ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا تعالےٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی۔ تو قیامت کے دن اس کا مال اس کے سامنے ایک گنجے بڑی کچلیوں والے سانپ کی صورت میں کھڑا کیا جائے گا اور اس کے گلے میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ سانپ اسے کہے گا کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔

پھر ایک دوسری حدیث میں ہے:۔

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ)

یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

قرآن مجید اور احادیث میں مندرج ارشادات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک تاکیدی ارشاد بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

" اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا تعالےٰ کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے "

اوپر کے حوالہ جات سے جہاں زکوٰۃ کی فرضیت واضح ہو جاتی ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ اس کی ادائیگی نہ کرے تو اس کے لئے آخرت میں سخت سزا کا وعدہ دیا گیا ہے۔ پس چاہئیے کہ ہم اس دن کو یاد رکھیں جس کے متعلق ارشاد ہے کہ:۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۙ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (پ ۳۰ - ع ۲۴)

یعنی اس دن تمام اچھے اور برے اعمال سامنے لائے جائیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے والوں کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ ۙ (پ ۱۸ - ع ۱)

یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو کامیابی کی مبارکباد دی گئی ہے۔ پھر دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۲۱ - ع ۱۰)

یعنی وہ لوگ جو نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی اللہ تعالےٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد میں جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داران احباب اور بہنوں کی خدمت میں جن پر زکوٰۃ لازم ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ غور فرمائیں کہ کیا انہوں نے وہ فرض جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے پورا کر دیا ہے اور کیا ان کی جماعت میں کوئی ایسا فرد تو نہیں جس کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہو اور اس نے اس کی ادائیگی نہ کی ہو۔ ممکن ہے بعض ایسے افراد بھی ہوں جو مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے کوتاہی کر رہے ہوں۔ اس لئے زکوٰۃ کے مسائل موٹے طور پر یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ کن کن مالوں پر اور کب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس کی کیا شرح ہے؟

یاد رہے کہ ہر قسم کے سکوں (چاہے وہ کسی دھات کے بنے ہوئے ہوں یا کرنسی نوٹوں کی شکل میں ہوں) اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ تمام غلے۔ کھجور۔ انگور اور مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ یہ اموال ایک معین حد تک پہنچیں جو مال اس مقدار سے کم ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ لیکن جو اس مقدار کے برابر یا زیادہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ ایسی مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

غلوں۔ کھجوروں اور انگوروں پر تو اسی وقت زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے جب وہ برآمد ہوں۔ لیکن باقی مالوں پر اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ وہ مالک نصاب کے پاس ایک سال رہے ہوں نیز غلوں۔ کھجوروں اور انگوروں پر صرف ایک بار زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور پھر خواہ کتنے سال تک وہ پڑے رہیں۔ ان پر واجب نہیں ہوتی۔ اس کے مقابل باقی مال جب تک بقدر نصاب باقی ہوں ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ غلوں کا نصاب ۲۲ من ۲۵ سیر پختہ ہے۔

اور ان کی شرح زکوٰۃ یہ ہے کہ جس کھیت کی پرورش بارش سے ہوئی ہو یا ایسے طور پر کسی دریا یا نالے وغیرہ کے پانی سے ہوئی ہو کہ نہ تو وہ پانی قیمتاً لیا گیا ہو اور نہ نیچے سے کھینچ کر اوپر لایا گیا ہو اس سے جو غلہ برآمد ہوگا اس کا دسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ اور جس کھیت کو پانی مذکورہ بالا طور پر نہ دیا گیا ہو بلکہ قیمت دے کر یا نیچے سے کھینچ کر دیا گیا ہو اس کے غلہ کا بیسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ جس زمین کا گورنمنٹ لگان لیتی ہو اس کی پیداوار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور اگر کاشتکار کے پاس زمین اجارہ کے طور پر ہو تو اس کی پیداوار کی تمام زکوٰۃ کاشتکار ادا کرے گا۔ اور اگر اس نے زمین بٹائی پر لی ہوئی ہو تو اس کی تمام پیداوار پر مشترکہ طور پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد باقی غلہ کاشتکار اور مالک زمین باہم تقسیم کر لیں گے۔

چاندی کا نصاب ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہے اور چاندی کی زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔ سونے کا نصاب سات تولہ چھ ماشہ ہے اور اس کی شرح بھی چالیسواں حصہ ہے۔ سونے اور چاندی کے جو زیور عام طور پر عورتوں کے استعمال میں رہتے ہوں اور غرباء کو بھی عاریۃً دئیے جاتے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ لیکن جو زیور عام طور پر استعمال میں نہ رہتے ہوں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سکوں کا نصاب چاندی کے مطابق ہوگا۔ پس جس شخص کے پاس اس قدر روپے یا نوٹ یا دیگر سکے ہوں جن کی قیمت ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کے برابر ہو اسے صاحب نصاب سمجھا جائے گا۔

یہ موٹے موٹے مسائل اوپر درج کر دئیے گئے ہیں ان کے علاوہ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو تو احباب نظارت بیت المال کو لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ میرا یہ نوٹ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں تمام جماعت کو سنا دیں گے۔ تاکہ کوئی دوست لاعلمی کی وجہ سے احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے نہ بنیں اور ان کا مال زکوٰۃ کی ادائیگی سے پاکیزہ ہو کر ان کے قلوب اور مالوں کو پاک اور مطہر کرنے کا باعث بنے۔

درخواست دعاء

امسال طلباء جامعہ احمدیہ احمد نگر مولوی فاضل کا امتحان ۸ مئی سے لاہور یونیورسٹی میں شروع ہے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ و مخلصین سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں پرزور درخواست ہے کہ وہ ہم سب کی نمایاں کامیابی اور خادم سلسلہ بننے کیلئے مسلسل دعاء فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق ننگلی دانشمند

ملک روس۔ روسی لوگ۔ روسی طاقت

ار مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن امریکہ

(۲)

زرعی نظام

ملک کی زراعت جس طرح سے بڑے بڑے فارموں کی صورت میں چلتی ہے۔ وہ تو پہلے بیان ہو چکا۔ مگر زرعی پیداوار بھی پھر ان فارموں سے حکومت ہی خریدتی ہے۔ چونکہ خریداروں کے درمیان مقابلہ کا تو کوئی سوال نہیں۔ اسلئے حکومت اس پیداوار کو نہایت سستے داموں خریدتی ہے۔ فارموں کو اس طرح جو آمد ہوتی ہے۔ وہ مزدوروں کے کام کی مقدار اور نوعیت کے مطابق اور پرکے اخراجات کو وضع کرنے کے بعد ان میں تقسیم ہوتی ہے۔ حال ہی میں کسانوں کو ان فارموں کی آمد کے علاوہ اپنے گھروں کے ساتھ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے سبزی ترکاری پیدا کرنے کے واسطے تھوڑی تھوڑی زمین بھی دی جانی شروع کی گئی ہے۔ اس زمین پر ان کو اپنے گھر کے لئے بھیڑ بکری گائے وغیرہ رکھنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔

معدنی پیداوار

روس اپنے ملک کی معاشی اور فوجی طاقت کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف ہے۔ چنانچہ پچھلے سال ہی لوہے کی پیداوار پچیس ملین ٹن سے زائد تھی اور کوئلے کی پیداوار تو دو سو ساٹھ ملین سے بھی بڑھ کر ہوئی۔ مگر امریکہ کے مقابلے میں روس کی پیداوار نصف کے قریب رہی۔

معیار زندگی

انسانی زندگی کو کلیۃً حکومتی اداروں اور سوویٹ نظام کے سپرد کر دینے کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومت کی نظر لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی نسبت فوجی طاقت بڑھانے کی طرف کہیں زیادہ مرکوز ہے اس لئے سوویٹ رعایا کو رہنے سہنے کی وہ سہولتیں حاصل نہیں۔ جو انہیں حالات کے خاندانوں کو جمہوری نظام میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ایک اوسط درجہ کے روسی خاندان کے پاس ایک ڈیپارٹمنٹ میں سونے کا ایک کمرہ ہوگا۔ مگر باورچی خانہ اور غسل خانہ بالعموم دو یا تین خاندانوں میں مشترک ہوگا۔ اغذیہ میں ڈبل روٹی اور دوسرے اناج تو شامل ہیں مگر گوشت دودھ اور انڈے اوسط درجے کے گھرانے میں کبھی کبھار ہی میسر آتے ہیں۔ جوتے اور کپڑے بے حد گراں ہیں۔ امریکن لوگ جب روسی زندگی کے اس معیار کا علم حاصل کرتے ہیں۔ تو ان کی حیرت قابل دید ہوتی ہے۔ کیونکہ امریکن اوسط درجے کا مزدور کبھی کبھی سوٹ رکھتا ہے۔ سردیوں میں اس کا گھر آٹھوں پہر گرم رہتا ہے۔ اور گرم پانی اسکو اسی طرح ہر وقت میسر رہتا ہے۔ جس طرح ہمارے ملک میں بعض شہروں میں چوبیس گھنٹے نلکے کا پانی مل جاتا ہے۔ امریکنوں کا گورنمنٹ کا خرچ ہی اوسطاً ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ فی کس ہے۔ اگر ایک غریب امریکن مزدور کے گھر میں ریفریجریٹر نہ ہوگا۔ تو آٹس بکس سے تو شاید ہی کوئی گھر خالی ہوگا۔ اسی طرح ریڈیو بھی گھر گھر میں موجود ہے اور اب تو ٹیلی ویژن سیٹ بھی لاکھوں لاکھ گھروں میں پائے جاتے ہیں۔ امریکن مزدوروں کی اکثریت کے پاس اپنی ذاتی موٹر کار بھی ضرور ہوتی ہے مگر یہاں پر امریکہ کے حالات کا بیان مقصود نہیں یہ مقابلہ محض اسلئے کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ امریکہ کا مزدور روس کے معیار زندگی کے حالات سن کر کیوں حیرت کا اظہار کرتا ہے؟

طبقہ امراء

مگر اوسط درجہ روسی کے معیار زندگی سے یہ اندازہ لگانا غلط ہوگا کہ اعلےٰ درجہ کے روسیوں کی زندگی بھی ایسی ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اشتراکی نظام میں طبقہ حکام بہت فراغت و آسائش کی زندگی بسر کرتا ہے۔ حکومت کے اعلےٰ عہدہ داران کے علاوہ زراعتی فارموں اور کارخانوں کے مینیجروں۔ فوجی افسروں۔ کامیاب انشا پردازوں سائنس دانوں اور خفیہ پولیس کے افسروں کو زندگی کی بہت سی ایسی فراغتیں حاصل ہیں جو اوسط درجہ کے مزدور کے خواب و خیال میں بھی نہیں آتیں۔ اس طبقہ میں سے بھی زیادہ آمد حاصل کرنے والا ایک فرد نہ صرف روسی کار پوبیدا یا زِم کا مالک ہوگا بلکہ اس کے پاس موسم گرما کے لئے شہر سے باہر پُر فضا مقام پر رہائش کے لئے ایک زائد مکان بھی ہوگا۔ مگر ایسے لوگوں کی تعداد نہایت کم ہے۔

فوجی طاقت

روس کی فوجی طاقت ایک ایسا راز ہے۔ جس کے معلوم کرنے کی جستجو مغربی طاقتوں کو لگی رہتی ہے روس کے اپنے اعلانات کے مطابق تو اس کی فوج پچیس لاکھ سے کم ہے مگر مغربی مبصرین کا اندازہ چالیس اور پچاس لاکھ کے درمیان کا ہے۔ اس فوج کو گرم و سرد آب و ہوا میں نہایت سخت ٹریننگ دی گئی ہے۔ روسی ٹینک اور مشین گنیں بھی بھاری تعداد میں موجود ہیں مگر امریکنوں کے مقابلہ میں ان کی بحری طاقت نسبتاً کمزور ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ روس نئی قسم کی آبدوز (سنارکل) کی تیاری پر خاص زور دے رہا ہے۔ روس کی ہوائی طاقت بہت بڑی ہے۔ اور اس کے ہوائی بیڑے کے پاس نئی قسم کے تیز رفتار جیٹ۔ ہوائی جہاز کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ الغرض سوائے بحری بیڑے کے روس کی فوجی طاقت مغربی حکومتوں کو نہایت خطرناک محسوس ہوتی ہے۔ باقاعدہ فوج کے علاوہ بھی تمام روسی آبادی کو دو سال سے پانچ سال تک کی فوجی تربیت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ ان کی تربیت و ٹریننگ تین سول آرگنائزیشنوں کے سپرد ہے۔ جو عام رعایا کو سول ڈیفنس کے لئے بھی تیار کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم زہریلی گیسوں اور جنگ کے سلسلے میں روس نے کس قدر ترقی کی ہے۔ یہ سب امور ایسے راز ہیں جن کے متعلق اگر مغربی حکومتوں کو صحیح معلومات حاصل ہیں بھی تو وہ پبلک کے علم میں نہیں لائی گئیں۔

مندرجہ بالا معلومات سے ملک روس روسی لوگوں اور ان کی قوت و طاقت کے متعلق ایک اجمالی خاکہ تو غالباً سامنے آجاتا ہے مگر اس اہم ملک کا تسلی بخش اندازہ کرنے کے لئے ابھی کئی سوال تشنۂ بحث رہ جاتے ہیں۔ جن کے جواب دینا آسان نہیں۔ مثلاً سیاسی لحاظ سے مغربی سیاستدان یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پولٹ بیورو کے ممبران میں آپس میں کوئی پارٹی بازی بھی ہے کہ نہیں؟ یا یہ کہ سٹالین نے اپنی روزمرہ کی ذمہ داریوں کا کونسا اور کتنا حصہ کسی دوسرے ممبر کے سپرد کیا ہے۔ جس سے سٹالین کے ہونیوالے جانشین کا اندازہ ہو سکے؟ یا یہ کہ کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں۔ سرکاری افسروں اور خفیہ پولیس کے عہدہ داروں کی آپس میں کوئی سر پھٹول تو نہیں؟ اور اگر ہے تو کہاں تک؟

معاشی لحاظ سے بھی ابھی تک روس کی صنعتی۔ تجارتی۔ زرعی اور معدنی پیداوار کے متعلق کوئی قطعی معلومات بیرونی ممالک کو حاصل نہیں۔ نہ ہی یہ معلوم ہے کہ "غلام مزدوروں" کی قطعی تعداد کیا ہے؟ نہ یہ کہ کسانوں نے اشتراکی زرعی فارموں کے بننے پر کیا ردِ عمل دکھایا ہے؟ یا پھر یہ اہم سوال کہ روس کو اپنے نئے مغربی حلیفوں سے کس قدر معاشی منفعت ہو رہی ہے؟

فوجی طاقت کے لحاظ سے بعض نہایت ضروری سوالوں کا اب تک کوئی قطعی جواب نہیں۔ روسی فوج اور اسکے ٹینکوں مشین گنوں اور دوسرے آلاتِ حرب کی تعداد اور روسی بحری بیڑہ میں آبدوزوں کی تعداد کا علم حاصل کرنے کے لئے مغربی طاقتیں یقیناً مضطرب ہیں۔ اور پھر سب سے اہم امر یہ کہ روس نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے بنانے میں اور ان کا مقابلہ کرنے کی تیاری میں کہاں تک ترقی کی ہے؟

نماز کی اہمیت

سوال: ۲ مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک شخص کا سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا گیا کہ نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے؟

جواب: فرمایا۔ نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس آکر ایک قوم اسلام لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو اور ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں۔ جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر، والی بات بالکل درست اور صحیح ہے" (الحکم ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو بار بار پڑھیں۔ اور نماز کی اہمیت کو سمجھیں (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سفر حج کے متعلق ضروری معلومات

گزشتہ سے پیوستہ

از مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

ان حاجیوں کے لئے جو کمزور ہیں یا بیمار ہیں اور وہ خود طواف کر سکنے کے اہل نہیں۔ طواف کے لئے پالکیاں مل جاتی ہیں۔ جن کو دو آدمی اپنے سروں پر اٹھا کر ایسے حاجیوں کو طواف کرا دیتے ہیں اسی طرح جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔ صفا و مروہ کی سعی میں بچہ گاڑیوں کی طرح کرسیاں مل جاتی ہیں۔ جن پر ایسے حاجی یا مستورات کو سعی کروائی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کے لئے ایسے لوگوں کو حق الخدمت دیا جاتا ہے۔ جو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ پہلے مقرر کر کے پھر ایسی امداد حاصل کی جائے۔

آب زمزم پینے کے بعد ہم باب الصفا سے نکلتے ہوئے اور یہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہوئے مسجد حرام سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں پھر دایاں پاؤں باہر رکھا۔ لیکن دایاں جوتا پہلے پہنا اور بعد میں بایاں۔ باب الصفا سے صفا پہاڑی بالکل ہی قریب ہے۔ لیکن یہ اب پہاڑی نہیں دو تین سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور محراب بنی ہوئی ہے جب اس جگہ کے نزدیک جائے تو پڑھے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (ابدأ بما بدأ اللہ بہ) اور پھر ان سیڑھیوں پر اتنا چڑھے کہ خانہ کعبہ کا پردہ دکھائی دے۔ رخ بخانہ کعبہ کی طرف دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے اس طرح کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علیٰ کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ اور دعا کرے۔ یہ دعا بھی آئی ہے اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا مسلم مندرجہ بالا کلمات اور دعا پھر پڑھے تیسری دفعہ پھر پڑھے ہاتھ گرا دے۔ اور پھر مروہ کی طرف روانہ ہو جائے اور یہ پڑھتا ہوا چلے۔ رب اغفر وارحم انک الاعز الاکرام جب میلین اخضرین

میں پہلے سبز ستون کے پاس پہونچے جو بیت الحرام کے کونہ کے ساتھ دیوار میں بنا ہوا ہے تو دوڑتا ہوا دوسرے سبز ستون تک چلے۔ یہ ستون مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب آئیں گے۔ دوسرے سبز ستون پر پہونچکر دوڑنا ترک کر دیں اور بدستور معمولی چال چل کر کے مروہ پہاڑی پر پہنچیں۔ یہ دونوں پہاڑیاں صفا اور مروہ شہر میں آ گئی ہوئی ہیں اور ان دونوں کے درمیان جہاں سعی کی جاتی ہے بہت بڑا با رونق بازار ہے۔ مروہ پر بھی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ جب مروہ پر پہونچے تو پھر ایک پھیرا ہوا۔ اور جس ترکیب سے اوپر کے کلمات اور دعائیں پڑھی تھیں۔ اسی ترکیب سے وہی کلمات اور دعائیں مروہ پر پڑھیں۔ مروہ سے خانہ کعبہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس جگہ اور خانہ کعبہ کے درمیان بڑے اونچے اونچے مکانات ہیں۔ پھر مروہ سے اتر کر رب اغفر وارحم انک انت الاعز الاکرم پڑھتا ہوا صفا کی طرف چلے دونوں سبز ستونوں کے درمیان دوڑ کر چلے۔ اور صفا پر پہونچکر یہ دو پھیرے ہوئے۔ پھر صفا پر چڑھ کر اسی ترکیب کے ساتھ وہی کلمات اور دعائیں پڑھتا ہوا۔ اور جہاں دوڑ کر چلنا ہے وہاں دوڑ کر چلے۔ ورنہ معمولی چال چلکر مروہ پہنچے یہ تین پھیرے ہوں گے۔ اسی طرح سات پھیرے پورے کرے۔ اور ساتواں پھیرا مروہ پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ اور سات پھیرے سعی بین الصفا والمروہ کہلاتے ہیں میری نیت قارن کی تھی۔ اس لئے میرا یہ طواف عمرہ ہوا۔ اور قارن نے جیسا کہ پہلے ذکر آیا ہے ایک ہی احرام سے باقی ارکان حج بھی ادا کرنے ہیں۔ پس اگر کسی نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو وہ احرام کھول دے یعنی حجامت کرا لیں خوشبو لگا لیں کپڑے وغیرہ بدل لیں اور جو چیزیں حالت احرام میں منع تھیں وہ سب درست ہو گئیں

اس سعی کے بعد ہم پھر واپس زمزم پر آئے۔ اور خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ اس سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ ارشاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس طرح آتا ہے کہ زمزم کا پانی پیئے اور اس قدر پیئے کہ پیٹ اور پسلیاں تن جائیں۔ آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے اسے شرف قبولیت بخشتا ہے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ طواف عمرہ ہوا۔

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ازدیاد علم کا موجب ہوگا کہ جب ہم سعی بین الصفا والمروہ کر رہے تھے تو ہم نے دیکھا کہ اچانک ٹریفک کو ایک جگہ کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اتنے میں ہمیں بتلایا گیا کہ ٹریفک اس لئے روکی گئی کہ ولیعہد سعودی گورنمنٹ سعی فرما رہے ہیں ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ بھی سفید احرام میں ملبوس ہیں۔ وہ ورسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے احرام کی چادریں پشمینہ کی ہیں۔ انہوں نے ٹھوڑی کے نیچے تھوڑی سی داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ ان کے آگے پیچھے سپاہی اور دوسرے افسر صاحبان کا تانتا لگا ہوا تھا اور زیادہ تر یہ لوگ مسلح تھے۔ ان کے پھیروں کے درمیان ٹریفک کو روک دیا جاتا تھا

۱۹ر ستمبر کو میں عصر کی نماز پڑھ کر مسجد الحرام سے نکل رہا تھا کہ راولپنڈی کے ایک وکیل صاحب جو میرے ہمنام ہیں اور غیر احمدی ہیں مل گئے۔ یہ صاحب گولڑہ کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے پیر صاحبان کی مخالف پارٹی کے فرد ہیں۔ ان سے بات چیت ہوئی۔ وہ مجھے مسجد الحرام میں دیکھ کر حیران ہوئے کہ میاں صاحب آپ کدھر۔ میں نے کہا جدھر آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں نکل ہی رہا تھا کہ نماز کے لئے تکبیر ہو گئی نماز کھڑی ہونے کی وجہ سے مجھے سعودی حکومت کے ایک سپاہی نے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ میں وہیں بیٹھ گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو میری عزیزہ بچی کہ اس نے بھی نماز پڑھ لی ہوئی تھی میری روک کے جانے والی جگہ کے نزدیک ہی مستورات کے حلقہ میں بیٹھی تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ مستورات کی طرف سے نکل کر باب ابراہیم کی طرف آئیں۔ لیکن میری ان سے ملاقات نہ ہو سکی اور ہم ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ میں نے انہیں مختلف جگہوں میں تلاش کیا لیکن وہ کہیں نظر نہ آئیں بہت پریشانی ہوئی۔ مگر مجھے یہ تسلی تھی کہ انہیں معلم صاحب کے نام پتہ وغیرہ کا اچھی طرح علم ہے۔ وہ اگر خود نہ پہنچ سکیں۔ تو پوچھ کر انشاء اللہ العزیز پہونچ جائینگی اس لئے میں گھر کی طرف جا رہا تھا کہ وہ وکیل صاحب پھر کے قریب پھر مل گئے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ احمدی تو حج نہیں کرتے۔ آپ یہاں کس طرح میں نے کہا کہ اس جھوٹ کا رد تو اسی میں موجود ہے۔ میں حج کرنے آیا ہوں۔ ان کے ہمراہ ایک کج بحث آدمی بھی موجود تھا۔ وہ کہنے لگا کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے وہ لکھا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ یہ سب افترا ہے۔ میں نے کہا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ولا فسوق ولا جدال فی الحج میں آپ سے کوئی جھگڑا کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن وہ اسی طرح لگا رہا۔ میں نے وکیل صاحب سے دریافت کیا۔ کہ یہ کون ہیں تو وہ فوراً ہی بول پڑے کہ وہ احراری ہیں۔ میں نے کہا کہ اب سمجھ لیا کہ آپ کو جھوٹ کی خباثت پر مونہہ مارنے سے کیوں دریغ نہیں۔ وہ پھر بولے کہ یہ بمب کا گولا ان پر پڑ گیا۔ ان لوگوں کو خدا اور خدا کے رسول کے احکامات کی تعمیل سے کیا کام۔ یہ تو نفس کے بندے ہیں اور اسی کی تعمیل اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں۔ ورنہ ان صاحب کو جب اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا گیا تھا فوراً اپنے رویہ کو درست کر لینا چاہئیے تھا۔

خیر وکیل صاحب نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے اسی طرح لگے رہنا ہی کو پسند کیا۔ بیٹی کی وجہ سے میں وکیل صاحب سے اجازت لے کر گھر روانہ ہوا تو وہاں عزیزہ کو موجود پا کر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کیا۔ اور پھر اس خیال سے کہ وکیل صاحب کے ساتھ چونکہ میرے دیرینہ تعلقات ہیں وہ بھی میری بیٹی کے متعلق تشویش کر رہے ہوں گے انہیں ان کی گھر پر موجودگی کا علم دینے کے لئے واپس آ کر وکیل صاحب کو ملا۔ پھر وہ میرے پاس بڑی دیر تک کھڑے ہو کر باتیں کرتے رہے۔ ان احرار کو اللہ تعالیٰ سمجھ دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تو پس پشت نہ ڈالا کریں۔ جب اللہ اور اس رسول کا برحق کا ذکر آئے تو اگر اس کی متابعت نہیں کر سکتے تو مخالفت بھی تو نہ کریں۔ لیکن یہ ان کی قسمت میں کہاں۔ وکیل صاحب نے ایک مفید مشورہ دیا۔ یہ پہلے آئے ہوئے تھے اور مدینہ منورہ کی زیارت کر چکے تھے اور ہم نے حج کے بعد وہاں جانا تھا اور وہ مشورہ یہ تھا کہ میں جب مدینہ منورہ جاؤں تو ہوائی جہاز سے جاؤں۔ کیونکہ روڈ ٹرانسپورٹ کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ مدینہ شریف پہنچنے میں انہیں دو دن لگے مگر واپسی پر چار دن۔ اور انہیں اس عرصہ میں چھ بسیں تبدیل کرنی پڑیں۔ ٹرکوں کی حالت بُری اور ڈرائیور کی بدتر۔ بے تحاشا چلتے ہیں۔ اور اس طرح بسوں کو توڑ تے پھوڑتے رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ان کا اپنا تجربہ ہے۔ مجھ سے اور حاجی صاحبان نے بھی ذکر کیا۔ سڑک کا یہ سفر بسوں میں بہت تکلیف دہ ہے۔ بعض اوقات ڈرائیور اپنی بسوں کو ایسے ویرانوں میں کھڑا کر دیتے ہیں جہاں نہ کھانے کو کچھ ہے اور نہ پینے کو اور سفر میں جسم توڑ دھکے لگیں وہ الگ۔ بہرحال میں نے فیصلہ کیا کہ مدینہ منورہ کا سفر ہوائی جہاز سے کروں گا۔ اور تجربہ نے ثابت کیا کہ یہ بہترین فیصلہ تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کے معلم صاحب یا ان کے وکیل اور ملازم ہر موقعہ پر آپ سے کچھ نہ کچھ طلب کرتے رہیں گے۔ بعض اوقات ان کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق الحاج چودھری امجد علی خانصاحب نے جو حجاج ویلفیئر لیگ کراچی کے آنریری سیکرٹری ہیں انگریزی زبان میں ایک دو ورقہ "حاجیوں کی تکلیفات" بطور پروشسٹ شائع کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوا

وہ لکھتے ہیں کہ ان لوگوں (یعنی معلم کنکارڈ وغیرہ) کا عام دستور ہے کہ

کہ وہ حاجیوں سے کسی نہ کسی بہانہ سے ہر مرحلہ پر بڑی بڑی رقوم ٹیکس کے نام سے بٹورتے رہتے ہیں۔ اور اگر یہ رقوم نہ دی جائیں۔ تو حاجیوں کو بہت بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً جدہ میں علاوہ اور ٹیکسوں کے وکلاء کے ذریعہ فی کس چندہ دینا پڑتا ہے۔ جس کو حاجیوں کی واپسی کا پیسیج بک کرنے کی فیس کہا جاتا ہے۔ اگر یہ نہ دیا جائے۔ تو حاجیوں کو کس مپرسی کی حالت میں جدہ کی گلیوں میں رلنا پڑتا ہے۔ آخر میں انہوں نے لکھا۔ "کیا یہ حج کمیٹی کا فرض نہیں۔ کہ وہ مجرموں کے خلاف کارروائی کرے اور حکومت پاکستان کو توجہ دلائے۔ کہ وہ ایسی ہتک آمیز اور شرمناک حالت کو جس کی وجہ سے حکومت پاکستان کی نیکنامی کو اسلامی دنیا میں سخت نقصان پہنچا ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے دور کردے۔"

معلم صاحب نے ہمیں بتلایا۔ کہ آج ہم طواف قدوم کریں گے۔ یہ وہ طواف ہے۔ جو خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت کیا جاتا ہے۔ ہم داخل تو کل ہوئے تھے۔ اور کل بھی ہم نے طواف کیا تھا۔ وہ طواف قدوم کیوں نہ ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے نیت حج بطور قارن کی ہوئی تھی۔ یعنی حج اور عمرہ دونوں کو ایک احرام سے کرنا ہمارا مقصود تھا۔ اس لئے ہمارا وہ طواف عمرہ تھا۔ افراد کے لئے وہ طواف قدوم ہوتا ہے۔ افراد ان کو کہتے ہیں۔ جن کو صرف حج کرنا ہی مقصود ہو۔ طواف قدوم ہمیں معلم صاحب نے بتلایا کہ مغرب کے وقت کریں گے اس لئے اس دن ہم مغرب اور عشاء کی نمازیں گھر پر جمع کرکے پڑھ کر گئے۔ معلم صاحب کے آدمی کو خانہ کعبہ میں موجود پایا۔ اس نے بتلایا کہ اس وقت بہت آدمی طواف کر رہے ہیں۔ اور اب تھوڑی دیر میں نماز عشاء بھی ہونے والی ہے۔ ہم انتظار کریں کہ نماز ہو جائے۔ عزیزہ کو مستورات میں بٹھلا دیا گیا۔ اور مجھے انہوں نے اپنے نزدیک صف پر بٹھلا دیا۔ اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی۔ یہ اذان مسجد الحرام کے مختلف میناروں سے ایک ہی وقت دی جاتی ہے۔ سوائے چند ایک کے سب میناروں پر مائیکروفون لگے ہوئے ہیں۔ یہ مؤذن صاحبان اپنی خوشنما لمبی ترنم والی آواز سے اذان دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا پرلطف نظارہ ہے جو دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان مؤذن صاحبان کا باقاعدہ ٹسٹ کے بعد انتخاب ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ گورنمنٹ کی طرف سے اس عہدہ پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا ایک افسر بھی مقرر شدہ ہوتا ہے۔ جو ان کا انچارج ہوتا ہے اذان کے بعد لوگ سنتوں میں مشغول ہو گئے۔ میں نماز پڑھ چکا ہوا تھا اسلئے بیٹھا رہا۔ تو ایک شخص نے جو عرب ہی معلوم ہوتے تھے۔ مجھے ہاتھ لگا کر کہا۔ کہ میں بھی نماز پڑھوں۔ میں نے اسے اشارہ سے کہا۔ کہ میں پڑھ چکا ہوں۔ لوگوں نے بمشکل دو دو رکعت پڑھی کہ تکبیر ہو گئی۔ یہ تکبیر وہی ہے جو احمدی کہتے ہیں۔ نہ وہ جو غیر احمدی کہتے ہیں۔ یعنی "اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔" اور نماز شروع ہو گئی۔ نماز کے بعد ہم نے طواف قدوم کیا۔ افراد کی صورت میں طواف قدوم اور قران اور تمتع کی صورت میں طواف عمرہ میں طواف کے پہلے تین شوط میں اضطباع اور رمل کیا جاتا ہے۔ طواف کی حالت میں احرام کی اوپر والی چادر کا دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینے کا نام اضطباع ہے۔ اور رمل اس چال کو کہتے ہیں۔ جس میں جھپٹ کر جلدی اور زور سے قدم اٹھائے جائیں۔ قدم نزدیک نزدیک رکھے جائیں۔ اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے ہوئے چلا جائے۔ یہ دونوں حرکتیں اظہار شجاعت کے لئے ہیں۔ کہ جس طرح ایک بھاری مجاہد جانباز کی چال میدان قتال میں بوقت مبارزت کفار ہوتی ہے۔ یہ اضطباع اور رمل پہلے طواف کے سوا اور کسی طواف میں نہیں کی جاتی۔ عورت پر اضطباع اور رمل جائز نہیں۔

۲۰/۹/۵۰ مطابق ۸ ذوالحجہ کو ہم نے صبح سے ہی مکہ مکرمہ سے روانگی منیٰ کی تیاری کر رکھی تھی۔ (ہمارے اوقات اور حجاز کے اوقات میں قریباً چھ گھنٹے کا فرق ہے یہاں کی صبح اذان کے وقت بارہ بجتے ہیں۔ اور اسی طرح مغرب کے وقت بارہ بجتے ہیں) لیکن ہم کوئی چار بجے کے قریب (جو ہمارے وقت کے لحاظ سے دس بجے دن کے قریب ہوگا) بس میں سوار ہوئے یہ بس اومنی بس کی طرز کی تھی۔ کہ دو دو سیٹیں ایک طرف اور دوسری طرف تھیں۔ اور درمیان میں رستہ تھا۔ اور بس کے اخیر میں ایک لمبی سیٹ دائیں بائیں تھی۔ سامان کے لئے اس میں کوئی الگ جگہ نہ تھی۔ جیسے بالعموم بسوں میں چھت کے اوپر کی جگہ ہوتی ہے۔ اس لئے اسی بس کے اندر ہی حجاج کا سامان بھی رکھا گیا۔ جس سے جس جگہ انسان بیٹھا بیٹھ گیا ہلنے کی جگہ نہ تھی۔ یہاں پہنچ کر مسجد خیف میں نماز ظہر ادا کی۔ گرمی کا یہ عالم تھا۔ کہ پاؤں مسجد کے صحن میں جو بہت بڑا ہے رکھے نہ جاتے تھے۔ اور مسجد کے دالان میں ہی بعض حجاج نے اپنے رہنے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ اس لئے اس میں نماز کے لئے جگہ کا حاصل کرنا بھی بہت مشکل تھا۔ لیکن میں وہاں ظہر کی نماز ادا کر کے عصر تک وہیں ٹھیرا رہا۔ اور عصر کی اذان کے بعد نماز عصر ادا کر کے واپس اپنے ڈیرے پر آیا۔ میں یہاں یہ نوٹ کر دوں کہ مسجد الحرام میں مطاف کے علاوہ پا پتھر کے فرش ہیں۔ مطاف کے گرداگرد یا اس جگہ سے مختلف دروازوں کے لئے رستے اور ان رستوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے پتھر کے نخود کے برابر دانے یعنی کنکری پڑی ہوئی ہے۔ یہ سب جگہیں گرمی کی وجہ سے اتنی [illegible]ت گرم ہو جاتی ہیں۔ کہ مجھ سے ان پر چلنا ناممکن ہو گیا تھا۔ اس کے لئے لوگ بالعموم چمڑے کے موزے یا کپڑے کے بوٹ جو مسجد الحرام میں ہی استعمال کے لئے ہوں پہن لیتے ہیں دوسرے جوتوں کے رکھنے کا انتظام تقریباً ہر دروازہ پر کیا ہوا ہے۔ لیکن مطاف کے نزدیک بھی بوڑھی عورتیں جوتوں کی رکھوالی کے لئے بیٹھی ہوتی ہیں۔ ان کے سپرد بھی جوتے کئے جا سکتے ہیں۔ انہیں ایک قرش دے دینا کافی ہوتا ہے۔ یہ قرش جس کو عام تلفظ میں گرش کہا جاتا ہے۔ ایک ریال میں بائیس ہوتے ہیں اور ہمارے آنے کی طرح قیمت میں ہوتے ہیں۔ نصف قرش اور چوتھائی قرش بھی وہاں کا سکہ ہے۔ اور یہ بالعموم غرباء میں تقسیم کرنے کے کام آتا ہے۔ اگر آپ ریال کو قرش میں تبدیل کرنا چاہیں۔ تو ساہوکار دکاندار آپ کو ۲۲ قرش نہیں دیں گے۔ لیکن اگر آپ سودا خرید رہے ہوں تو وہ دکاندار آپ کو ۲۲ کے حساب سے ہی دے گا۔ اور اگر آپ ان غرباء سے تبدیل کرنا چاہیں۔ تو وہ آپ کو پورے کے پورے قرش ہی دیں گے بعض اوقات زیادہ بھی۔ لیکن جب وہ ساہوکار دکاندار کے پاس جائیں گے۔ تو وہ ان سے ۲۲ سے زیادہ قرش ایک ریال کے بدلہ میں لیگا۔ اس لئے غرباء بھی پسند کرتے ہیں۔ کہ حجاج ان سے قرش لے لیں اور ریال دے دیں۔

منیٰ میں کچھ تو مکانات ہیں۔ جو حجاج کی رہائش کے کام میں ان کے معلم صاحبان لے آتے ہیں۔ یا پھر خیمہ جات ہیں۔ اور منیٰ میں جہاں تک نظر کام کرتی ہے خیمے ہی خیمے نظر آتے ہیں۔ یا پھر بازار ہیں۔ جہاں سے آپ کو ہر قسم کی چیز میسر آسکتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا غیر فانی ثبوت ہے۔ ملاحظہ ہو کلام الٰہی "رب اجعل ھذا بلدا اٰمنًا وارزق اھلہ من الثمرات من اٰمن منھم باللہ والیوم الاٰخر۔ قال ومن کفر فامتعہ قلیلاً ثم اضطرہ الی عذاب النار۔ وبئس المصیر۔ حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا کیسا پھل لائی۔ کہ اس وادی غیر ذی زرع میں آپ کو ہر چیز مل رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ نے فرمایا۔ ناشکر گذاری کا نتیجہ یہ تو ہوگا۔ کہ ان کو دنیا ملتی رہے گی "فامتعہ قلیلا" لیکن وہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ جہاں انہیں دنیا ملتی ہے۔ وہاں انہیں اسی دنیا میں بھی مصائب میں ایسا مبتلا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نہ زندوں میں رہتے ہیں اور نہ مردوں میں۔ پس ان نعماء کی شکر گذاری یہ ہے۔ کہ انسان وہ نیک اعمال بجا لائے۔ جو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب ہوں۔ اور اپنے نفس کی ہوا و ہوس کو اللہ کے حکم کے مقابل خیرباد کہہ دے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ نے فرمایا۔ "واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی" جو ڈرا اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے اور روکا اس نے اپنے نفس کو خواہشات سے تو بے شک جنت ہے اس کا ٹھکانا۔

منیٰ میں چیزیں گراں ہوتی ہیں۔ ایک روٹی آپ کو ادھ قرش میں دستیاب ہوگی۔ جس کی عام دنوں میں تین قرش قیمت ہوتی ہے۔ اسی طرح پانی کا ایک کنستر آپ کو ایک ریال میں یا اس سے بھی زیادہ میں ملے گا۔ اور عام دنوں میں دو کنستر (جو وہنگی کی طرز پر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں) پانچ قرش کو بھی میسر آجائیں گے۔ عصر کے بعد یہاں بارش ہو جانے کی وجہ سے گرمی میں کچھ کمی آئی۔ ورنہ میت کے دانے بھی نکل آئے تھے۔ اس جگہ جہاں لاکھوں آدمی ڈیرا ڈالے ہوئے تھا۔ بیت الخلاء کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ اور منیٰ کی گلیوں کو گندگی سے اٹے پڑے دیکھا گیا۔ جو بہت کریہہ منظر تھا۔ حفظان صحت کی طرف حکومت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے ہم باپ بیٹی نے گھر پر ہی باجماعت پڑھی۔ یہ جگہ جس کو میں نے گھر کہا ہے۔ ایک دو تین منزلہ مکان تھا۔ جس میں کوئی دروازے نہ لگے ہوئے تھے۔ صرف دروازوں کی جگہیں بنی ہوئی تھیں۔ ہماری جگہ بالکل چھوٹی سی تھی۔ اور ہمارے ساتھ دو اور حاجی صاحبان ایک میاں بیوی تھے۔ ہم چاروں کے بمشکل تمام زمین پر بستر لگائے گئے۔ اور باقی جگہ دوسرے حاجی صاحبان کی گذرگاہ تھی۔ پس یہ رات ہم نے اسی جگہ گزاری۔ اس مکان میں بیت الخلاء بھی موجود تھا الحمدللہ۔ (باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے ۶ راپریل ۵۱ء کو اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو نیک۔ عمر دراز اور ہمارے لئے مبارک اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

خاکسار تاج الدین (قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

آج مورخہ ۴ رمئی ۵۱ء کو مسجد احمدیہ مسن وباڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ جمعہ کی نماز میں بارگاہ عالی میں حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ (خاکسار مرزا فتح محمد سکرٹری مال و جنرل جماعت احمدیہ مسن وباڈہ)

پرچہ نہ ملنے کی شکائیت

اگر کسی دوست کو کوئی پرچہ نہ ملے۔ تو

اوّل۔ دفتر ہذا کو اس پرچہ کے نمبر اور تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔

دوم۔ اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو شکائیت تحریر فرمائیں محض یہ لکھ دینا کہ "پرچے باقاعدہ نہیں ملتے" یا ——— "کئی پرچے نہیں ملے" کاروائی کے لئے کافی نہیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب بھی کسی دوست کی طرف سے معین شکائیت پہنچتی ہے۔ دفتر ہذا اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب R.M.S لاہور کو تحریری طور پر توجہ دلاتا ہے۔ اگر احباب (جنہیں شکائیت ہو) اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کو بھی شکائیت تحریر کریں۔ تو جلدی تدارک ہو سکتا ہے۔

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

کیپٹن عبد الرحمن صاحب ولد میاں عبد العزیز صاحب مغل مرحوم ساکن عشلارج روڈ۔ لاہور جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

(۲) شریف احمد صاحب ولد امام الدین صاحب ساکن پاکپتن ضلع منٹگمری اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

(۳) فضل حق صاحب ساکن چک $\frac{96}{\text{ج ب}}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیہاتی مبلغ عرصہ چھ ماہ سے اپنے حلقہ سے غیر حاضر ہیں۔ ان کے گھر کے پتہ پر مرسلہ خطوط بوجہ عدم وصولی واپس آگئے ہیں انہیں اخبار الفضل میں اعلان کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ ربوہ آکر رپورٹ کریں۔ لیکن انہوں نے تعمیل نہیں کی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ان کا وقف توڑ کر ان کو برطرف کیا جاتا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

وصیت کی منسوخی

جناب محمد حنیف صاحب موصی ۹۴۲۶ راولپنڈی کی وصیت بوجہ بقایا یا زائد از چھ ماہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

امسال امتحان منشی فاضل میں مکرم قاضی برکت اللہ خان صاحب قریشی نائب زعیم حلقہ سنت نگر لاہور شامل ہو رہے ہیں۔ آج امتحان شروع ہو رہا ہے۔ احباب کرام قریشی صاحب و دیگر تمام احمدی طلباء کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین (خاکسار غلام محمد ثالث)

ربوہ کے ماحول میں خرید اراضی کے متعلق ضروری اعلان

یہ اعلان پہلے بھی متعدد بار کیا جا چکا ہے اور اب دوبارہ احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ سلسلہ کے مفاد کے پیش نظر کسی احمدی دوست کو ماحول ربوہ میں بغیر اجازت نظارت امور عامہ زمین کے خریدنے کی اجازت نہیں۔ ماحول ربوہ سے مراد تحصیل چنیوٹ بشمول سب تحصیل لالیاں کا علاقہ ہے اور یہ ممانعت عارضی یا لمبے ٹھیکے پر لئے جانے والی زمین پر بھی حاوی ہے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت جماعتی منافع کو فردی منافع پر قربان کرتے ہوئے اس فیصلہ کی پوری تعمیل کریں گے۔ اس وقت جو لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ وہ قیمتیں بڑھا کر سلسلہ کا نقصان کر رہے ہیں۔ اور ربوہ میں رہنا ان کے لئے برکت کا موجب نہ ہوگا۔ بلکہ خدا کے غضب کے بھڑکانے کا موجب ہوگا۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

تلاش عزیز

عزیزی نثار احمد عرصہ قریباً ایک ماہ سے گھر سے بلا اجازت چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں ——— عمر $\frac{12}{13}$ سال۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندمی قمیض و پتلون خاکی۔ پاؤں میں دیسی ساخت کا جوتا۔ سر سے ننگا۔ چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ چک نمبر ۴۸ شمالی سرگودھا سے بھاگا ہے۔

خاکسار محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر۔ ڈی۔ بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلوے ایکٹ نمبر مجریہ ۱۸۹۰ء کی دفعات ۵۵ اور ۵۶ کے ماتحت اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۴ اپریل ۱۹۵۱ء اور اس کے بعد کے دنوں میں گمشدہ مال کے دفتر (جانب گودام این ڈبلیو آر لاہور) میں سوائے تعطیلات کے روزانہ ۳۰-۹ بجے صبح لاوارث مال پارسل اور گمشدہ اشیاء (جو کہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ سے پڑی ہوئی ہیں) کو فروخت کے لئے نیلام عام ہوا کرے گا۔

قابل فروخت اشیاء کی مختصر فہرست میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

۱۰۰ تھیلے دیسی دوائیاں۔ نئے کپڑے کے متعدد ٹکڑے مشینری کے پرزے۔ بسترے۔ ٹرنک جن میں کپڑے اور گھر کے استعمال کی چیزیں ہیں اشیاء خوردنی سائیکل اور ان کے پرزے۔ کراکری اور انیمل کا سامان۔ بجلی کا سامان۔ ادویات۔ سٹیشنری۔ صابن۔ جوتے خالی اور یاں کتابیں۔ اخبارات۔ آئل مین سٹورز۔ پینٹ وغیرہ وغیرہ

نوٹ:۔ قیمت نقد موقعہ پر وصول کی جائیگی۔

No. 1/L. 2/23 - ۱۱ (چیف کمرشل منیجر)

حاجیوں کیلئے صحت کے نئے ضابطے

جنیوا ۸ مئی۔ چالیس اقوام پر مشتمل عالمی ادارہ صحت کی کانفرنس نے مکہ جانے والے حاجیوں کیلئے صحت کے جو نئے ضابطے ابھی مرتب کئے ہیں ان سے حاجیوں کی سہولتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ان ضابطوں کے تحت حاجیوں کو جو قاعدے برتنے پڑتے ہیں ان میں کمی کر دی گئی ہے۔ اور ان کی حفاظت اور آرام کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔

نئے قاعدہ کے ماتحت کامران میں قرنطینہ کا اسٹیشن ختم کر دیا جائے گا اور جدہ سے شمال جانے والے تمام جہازوں کو الطور میں رکنا بھی ضروری نہیں ہوگا۔

آئندہ سے الطور کے قرنطینہ کے اسٹیشن میں صرف وہ جہاز ٹھہریں گے جن پر مصری سوار ہوں گے یا ایسے مسافر ہوں جنہیں مصر میں اترنا ہو بشرطیکہ جہاز میں وبا پھیلی ہوئی ہو۔

سعودی عرب حکومت عالمی ادارۂ صحت کے تعاون سے اس کا انتظام کرے گی کہ جدہ میں صحت کی دیکھ بھال کا محکمہ بہت اعلےٰ پیمانہ پر کام کر سکے۔ کامران میں قرنطینہ کے لئے ٹھہرنے کی پابندی ختم ہونے سے مشرق سے آنے والے بحری مسافروں کے لئے سفر زیادہ سہل ہو جائے گا۔ (اسٹار)

وزیر اعظم ایران کا وزیر خارجہ برطانیہ کو تار

طہران ۸ رمئی۔ ایران کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے سفیر ایران متعینہ لنڈن کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے اس برقیے میں ڈاکٹر مصدق نے سفیر ایران کو ہدایت کی ہے کہ وہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن کو آگاہ کر دیں کہ برطانیہ نے جو یادداشت ارسال کی تھی۔ حکومت ایران اس کا جواب مرتب کر رہی ہے بلکہ اس جواب کا مسودہ اب آخری مرحلوں میں ہے۔

واضح ہو کہ حکومت برطانیہ نے یادداشت جو حکومت ایران کو ارسال کی تھی اس میں برطانیہ نے کہا تھا کہ برطانیہ آئیل کمپنی کے سلسلے میں از سر نو گفت و شنید کرنے کو تیار ہے۔

میاں عبدالعزیز فلک پیما انتقال کر گئے

لاہور ۸ رمئی۔ لاہور میں میاں عبدالعزیز فلک پیما یکایک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم اردو زبان کے ایک مشہور ادیب تھے۔ اور ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا فنانشل کمشنر پنجاب کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے تھے۔ آپ ریاست کپورتھلہ کے وزیر اعظم رہ چکے تھے۔ آپ کی عمر ۷۲ برس کی تھی۔

ضلع کھلنا (مشرقی بنگال) میں قحط

ڈھاکہ ۸ رمئی۔ مشرقی بنگال کے وزیر امداد مسٹر مفیض الدین احمد حال ہی میں ضلع کھلنا کے ان علاقوں کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ جن میں پچھلے سال کے سیلابوں نے تباہی مچا دی تھی۔ وزیر موصوف کا بیان ہے کہ ان رقبوں میں صورتِ حال بہت بھیانک شکل اختیار کر چکی ہے۔

رائل پاکستان ائیرفورس کے نئے کمانڈر انچیف

کراچی ۷ رمئی۔ ائیر وائس مارشل ایل ڈبلیو کینن نے آج رائل پاکستان ائیرفورس کے کمانڈر انچیف کی کمان سنبھال لی آپ نے اس عہدے کا چارج ائیر وائس مارشل ریچرڈ سے آج ماڑی پور میں لیا۔ ائیر وائس مارشل کینن پاکستان رائل ائیرفورس کے تیسرے کمانڈر انچیف ہیں۔

. . . . پاکستان رائل ائیرفورس کے پہلے کمانڈر انچیف ائیر وائس مارشل پیرل کمپنی تھے ائیر وائس مارشل ریچرڈ برطانوی فضائیہ میں . . . لنڈن جا رہے ہیں۔ آپ کو بری۔ بحری اور فضائی پاکستانی فوجوں کی طرف سے مشترکہ گارڈ آف آنر پیش کی جائے گی۔

ہندوستان سے مزید مہاجرین پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۸ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ جودھپور کی سرحد سے ۱۳۵۰ مسلم مہاجرین کا ایک اور قافلہ ہندوستان سے پاکستان میں داخل ہوا۔ یہ مسلم مہاجرین انتہائی خستہ حالت میں آ رہے ہیں۔ اور ان کی آمد کا سلسلہ گذشتہ سات دنوں سے جاری ہے۔ یہ لوگ وسیع ریگزاروں سے گذرتے ہوئے روزانہ پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔

امریکہ کے سب سے بڑے طیارے کی تباہی

ملبورن (نیو میکسیکو) ۸ رمئی۔ دنیا کے سب سے بڑے جنگی ہوائی جہاز کی تباہی کے نتیجہ میں اس کے ۲۳ ہوا باز ہلاک ہو گئے۔ یہ جنگی ہوائی جہاز طوفانِ باد کے دوران میں زمین پر اترنے کی کوشش کر رہا تھا کہ بے بس ہو کر زمین پر گرا۔ گرتے ہی پیٹرول نے آگ پکڑی۔ اور جہاز اور اس کے مسافر قیامت خیز شعلوں کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گئے۔

لنڈن میں چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی مصروفیات

لنڈن ۸ رمئی۔ کل وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر گورڈن واکر سے ملاقات کی اور بعد میں بی۔ بی۔ سی کی پاکستان سروس نے آپ کی ایک تقریر کا اردو میں ریکارڈ تیار کیا۔

آج صبح وہ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں مسٹر ایٹلی سے ملاقات کریں گے اور برطانوی وزیر اعظم کو کشمیر کی صورت حال کے متعلق پاکستان کے تازہ ترین ردعمل سے مطلع کریں گے اور بتائیں گے کہ پاکستان کے خیال میں کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ڈاکٹر فرینک گراہم کے مشن کے کیا نتائج اغلب ہیں۔

اس کے بعد آج ہی چودھری محمد ظفر اللہ خان مسٹر مارلین سے مؤخر الذکر کے وزیر خارجہ ہونے کے بعد پہلی دفعہ ملاقات کریں گے۔ خیال ہے کہ جن مختلف امور کے متعلق ان سے گفتگو ہوگی ان میں چین اور چین کو سامان کی بہم رسانی کے مسائل نمایاں حیثیت رکھیں گے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کل ایمسٹرڈم روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں دو ایک دن قیام کے بعد وہ کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ ایمسٹرڈم میں وہ بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ سے خطاب کریں گے۔ (اسٹار)

روس ایران کی مدد کرے گا؟

لندن ۸ رمئی۔ طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی سفیر نے وزیر اعظم مصدق کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ شمالی ایران میں روسی مدد سے ایک ایران تیل کمپنی قائم کی جائے اس کی ریفائنری کی پیداوار صرف روس کو فروخت کی جائیگی — کہا جاتا ہے کہ روسی اب تک یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایرانی انہیں شمالی ایران میں تیل کی مراعات دیدیں۔

یاد ہوگا کہ گذشتہ ہفتہ ایک برطانوی نامہ نگار کے جواب میں وزیر اعظم مصدق سے یہ بیان منسوب کیا گیا تھا کہ ایرانی تیل کا "ایک قطرہ" بھی روس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔ (اسٹار)

سیاسی کمیٹی کے فوری اجلاس کا مطالبہ

دمشق ۸ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شامی وزیر اعظم خالد العظم نے عرب لیگ کے ممالک سے کہا ہے کہ لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس فوراً طلب کیا جانا وہ منظور کر لیں۔ تاکہ شامی اسرائیلی سرحدی صورت حال پر غور کیا جا سکے۔ (اسٹار)

ہولی فیملی ہسپتال کیلئے کمرے

راولپنڈی ۸ رمئی۔ پاکستانی فوج اندرونی مریضوں کے لئے ہولی فیملی ہسپتال کو کمروں کے تین بلاک پیش کرنے والی ہے۔

جمعرات کو پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف باضابطہ یہ کمرے ہسپتال کے حوالہ کریں گے۔

پاکستانی فوج کی دسویں ڈویژن کے افسروں اور سپاہیوں کے چندہ سے یہ کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

لبنانی اسرائیلی سرحد پر مزید فوجیں

بیروت ۸ رمئی۔ جنوبی لبنان کے گورنر نے یہاں اخبارات کو بتایا کہ لبنانی اسرائیلی سرحد پر مزید فوجیں روانہ کی جا رہی ہیں اور سرحدی چوکیوں میں بھی ۵۰ فی صدی اضافہ کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ اقدام اس علاقہ میں مزید یہودی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

۱۰ رمئی کو لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا

دمشق ۸ رمئی۔ یہاں امید کی جا رہی ہے کہ عرب لیگ کونسل کا اجلاس ۱۰ رمئی کو منعقد ہوگا۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ کونسل کے اجلاس سے پہلے عرب چیفس آف اسٹاف کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جو بالخصوص شامی اسرائیلی سرحد پر حالیہ یہودی جارحانہ اقدامات کے پیش نظر اجتماعی تحفظ کے معاہدہ کی ضروریات کا مطالعہ کریگی توقع کی جاتی ہے کہ یہ فوجی افسران مزید یہودی کارروائیوں کے مقابلہ کیلئے ضروری اقدام کی کونسل سے سفارش کرینگے (اسٹار)